السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟آج کل عموماً کنواری اور خوب رولڑکی پر جن عاشق ہوجاتے ہیں اور مختلف قسم کے بابے اور پیر ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں،کیا اس قسم کے معاملات نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوتے تھے یا صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے دورخلافت وحیات میں ہوتے تھے،آیا تاریخ میں کوئی صحیح واقعہ موجود ہے؟(ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنات ایک مستقل مخلوق ہے جس کا وجود انسانوں کے علاوہ ہے اوران کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے،جیسا کہ قرآن،حدیث اوراجماع سے ثابت ہے۔

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لم يخالف احد من طوائف المسلمين في وجود الجن"

(مسلمانوں میں سے کوئی گروہ بھی جنات کے وجود کا مخالف نہیں ہے۔(آکام المرجان لمحمد بن عبداللہ الشبلی ص5"

جنات کے لڑکیوں پر عاشق ہونے کے عام قصے جھوٹ وافتراء پر مبنی ہوتے ہیں، بعض عورتوں کو ہسٹریا کی بیماری ہوتی ہے جس کے ہذیان میں وہ عجیب وغریب آوازیں اور دعادی ظاہر کرتی ہیں،مقصد صرف معاشقہ یا اپنے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

پیروں وغیرہ کے ٹونے ٹوٹکے بھی فراڈ اور جادو وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں جن سے کلی اجتناب واجب یعنی فرض ہے ایسے معاملات کا وجود نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کلیتاً نہیں ملتا اور نہ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین یا تابعین رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ایسا واقعہ ہوا ہے۔بعض روایات میں جنات کا انسانی جسم میں داخل ہونے کا صراحتاً ذکر ہے لہذا ان کی اسنادی حیثیت پیش خدمت ہے:

"فرقد السبخی عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضی اللہ عنه الخ"

(مسند احمد1/239،254،268،الدارمی1/11۔12،ح19الطبرانی فی الکبیر12/57ح12460،دلائل النبوۃ للبیہقی6/182)

فرقد راوی ضعیف ہے۔

(دیکھئے تحفۃ الاقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء للبخاری(ص91ت308)وعام کتب ضعفاء،ایوب السختیانی نے کہا:"لیس بشئ"یہ راوی کوئی چیز نہیں ہے۔(ایضاً

2الخ "عن جابر" ،عن إسماعيل بن عبد الملك عن أبي الزبير" ۔"

(السنن الدارمی1/10ح17وعبد بن حمید:1051،ابن ابی شیبہ11/490۔492ح31745،دلائل النبوۃ لابی نعیم:281،والبیہقی فی الدلائل6/18،19التمہید1224،1/223)

(اسماعیل بن عبدالملک جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔(تحفۃ الاقویاء ص13ت18

"مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ.....الخ"

(احمد4/173،شرح السنۃ13/296ح3718)معمر نے عطاء کے اختلاط کے بعد ان سے حدیث سنی ہے اور عبداللہ بن حفص مجہول ہے۔(دیکھئے تقریب التہذیب ص171)

شواہد:نمبر1۔:۔

"احمد بن عبد الجبار: حَدَّثَنَا يونس بن بكير، عن الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ"

(صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی2/617،618ح4232)

سلیمان الاعمش مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔

ب:۔

(عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف الانصاري عن عبدالرحمان بن عبدالعزیز عن یعلی بن مرۃ الخ" (احمد 4/170"

(عبدالرحمان مذکور "لیس بالمشہور" تھا۔ (دیکھئے تعجیل المنفعۃ ص 253

اگر اس سے مراد عبدالرحمان بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عثمان بن حنیف الانصاری الامامی ہو۔ تو یہ سند منقطع ہے کیونکہ وہ 162ھ میں فوت ہوئے اور ان کی عمر 70 سال سے زیادہ تھی یعنی 90ھ میں پیدا ہوئے تھے یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

۔ مطر بن عبدالرحمان عن ہند ابنۃ الوازع ...الخ4

(احمد کما فی جامع المسانید لابن کثیر 12/246، اطراف المسند 5/445ح 7519، مجمع الزوائد 9/2 اتحاف المہرۃ لابن حجر 13/656)

ہند ام ابان کی توثیق نامعلوم ہے۔

المعجم الکبیر للطبرانی (ج5ص 275ح 5314 عن ابی داود: 5225، واصلہ عند ابی داود 5225 و مجمع الزوائد 3، 9/2) میں ایک دوسری روایت بھی ہے جس کی راویہ ام ابان ہی ہے جو کہ مجہولۃ الحال ہے۔

۔"عثمان بن ابی العاص " الخ (مجمع الزوائد ۹/۳ وقال: وفیہ عثمان بن بسر ولم اعرفہ وبقیۃ رجالہ ثقات 5

یہ سند عثمان بن بسر کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ میرے پاس ان تمام روایات کی مفصل تحقیق کا وقت نہیں البتہ مختصراً عرض ہے کہ میرے علم کے مطابق اس سلسلے کی تمام روایات ضعیف ہیں تاہم یہ صحیح ہے کہ جب شیطان وسوسہ ڈالے تو "اُخرج عدو اللہ" اے اللہ کے دشمن! نکل جا، کہنا صحیح ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ (کتاب الطب باب الفزع والارق وما یتعوذ بہ ح 3548 وسندہ صحیح ولہ شاہد فی صحیح مسلم (2203) سے ثابت ہے۔

(شہادت، جنوری 2002ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ98

محدث فتویٰ